65746 ـ فجر كے فرضوں كے بعد كوئى سنت نہيں ؟

سوال

كيا نماز فجر كے بعد سنتيں ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

نماز فجر كے بعد كوئى سنتيں نہيں ہيں.

ليكن فجر سے قبل دو ركعت سنت مؤكده ہيں، اور سنت مؤكده ميں فجر كى انہيں دو سنتوں كى زياده تاكيد آئى ہے، حتى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نہ تو يہ سنتيں سفر ميں ترك كرتے اور نہ ہى حضر ميں.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم فجر كى دو ركعتوں سے زياده كسى بھى نفل نماز كا اتنا خيال نہيں ركھتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1163) صحيح مسلم حديث نمبر (724)

اور فجر كى ان دو سنتوں كى فضيلت كے متعلق نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" فجر كى دو ركعت دنيا اور دنيا ميں جو كچھ ہے اس سے بھى بہتر ہيں"

صحيح مسلم حديث نمبر (725).

فجر كى سنتوں ميں مسنون يہ ہے كہ نمازى ان ميں سورة الكافرون، اور سورة الاخلاص (قل ہو اللہ احد) پڑھے، اس كى دليل مندرجہ ذيل مسلم شريف كى حديث ہے:

ابو ہريره رضى اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فجر كى دو ركعت ميں قل يا ايھا الكافرون، اور قل ہو اللہ احد، كى تلاوت كى"

صحیح مسلم حدیث نمبر (726).

اور نماز فجر سے قبل اگر کسی شخص کی سنتیں رہ جائیں اور وہ ادا نہ کر سکا ہو تو وہ نماز فجر کے بعد انہیں ادا کر سکتا ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

قیس بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے نماز ادا کرتے ہوئے پایا، تو فرمانے لگے:

" اے قیس ٹھر جاؤ، کیا دو نمازیں ایک ساتھ ؟

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فجر کی دو رکعت ادا نہیں کی تھیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نہیں "

اور ابو داود کے الفاظ یہ ہیں:

" تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (422) سنن ابو داود حدیث نمبر (1267) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ جس کی فجر کی سنتیں فرض ادا کرنے سے قبل رہ گئیں ہوں وہ طلوع شمس سے قبل یہ دو رکعات ادا کر سکتا ہے" انتہی

ماخوذ از: عون المعبود.

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے:

" کیا دو نمازیں ایک ساتھ ؟ " یہ استفہام انکاری ہے، یعنی کیا ایک وقت میں دو فرض نمازیں؟ کیونکہ نماز فجر کے بعد نفلی نماز نہیں ہے.

" تو پھر نہیں "

تنبیہ: آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: " تو پھر نہیں " اس کا معنی یہ ہے کہ تو پھر ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس پر ابو داود کی روایت کے یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں:

" تو انہوں نے کچھ نہ کہا"

عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے:

" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو انہیں حکم دیا اور نہ ہی انہیں منع کیا"

اور ابن حبان کی روایت میں ہے:

" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا انکار نہیں کیا"

اور یہ سب روایات ایك دوسرے کی تفسیر اور شرح بیان کر رہی ہیں. انتہی مختصرا

واللہ اعلم .